New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
نیو ایرا اسپیشل
تحریر عائشہ فردوس
شاہی مہر
ناول
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

# شاہی مہر

## از عائشہ فردوس

(قسط_3)

عائشہ فردوس نے یہ ناول (شاہی مہر) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاہے۔اس ناول (شاہی مہر) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

*****************

Copyright by New Era Magazine

"ابا ایک بات بتائیں آپ نے بھائی کو اتنے دور کیوں بھیج دیا تھا۔

حمید کی بات پر حاجی ظہیر نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر حسنہ کو۔

حسنہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"اچھی تعلیم دلانے اس وقت یہاں مدرسے نہیں تھے میرے بھائی۔ "

حیدر نے جلدی سے کہا تھا۔

"اچھا پھر مجھے کیوں نہیں بھیجا۔ "

حمید کے سوال اب بھی شروع تھے۔

"تو کیا امی جان اور ابا جان اکیلے رہتے ہم دونوں کے بنا۔ "

حیدر نے دوبارہ اس کی تسلی کرنی چاہی۔

"اب باتیں بند کرو بھائی کو آرام کرنے دو۔ "

حسنہ کے ٹوکنے پر مشکل سے حمید مانا تھا۔

لیکن وہ وہیں حیدر کے کمرے میں ہی سویا تھا۔

---

"حمید حمید کہاں ہو بھئی۔"

Copyright by New Era Magazine

آوازیں دیتے دیتے حیدر باورچی خانے تک آچکا تھا۔

اور اندر کا منظر دیکھ کر اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔ "

بمشکل اس نے ہنسی روک کر پوچھا۔

حمید ملازمہ خیرن خالہ کی طرح سر کو ڈھانپے حسنہ کے ساتھ لسی بنانے میں مصروف تھا۔

امی جان اسے کیا ہو گیا۔"حیدر نے قریب آ کر اس کا پلو کھینچنا چاہا۔"

"ہائے یہ کیا کرتے ہیں آپ بڑی بی بی کچھ بولیں نا۔ "

حمید ہو بہو خیرن خالہ کی نقل میں کہہ رہا تھا۔

پھر اس نے بڑی ادا سے پلو دانتوں میں دبا لیا۔

حسنہ اور حیدر کا ہنستے ہنستے برا حال تھا۔

بیٹا آج دراصل خیرن خالہ دیر سے آنے والی ہیں بس اسی لئے اس شرارتی کی مدد لی "

۔

اور دیکھو تب سے مسخری حرکتیں شروع ہے اس کی۔

وہ دو پیالوں میں لسی بھر چکی تھیں۔

Copyright by New Era Magazine

حیدر نے قریب آکر حسنہ کے ہاتھوں کو تھام لیا تھا۔

"امی جان بس کریں۔ "

وہ حسنہ کی ہتھیلیوں کو چوم کے اپنی آنکھوں پر لگاتے ہوئے بولا۔

"جو روز آنہ بنتا ہے وہی بنائیں نا آپ۔ اتنی تکلیف نہ کریں امی جان۔ "

وہ شرمندہ شرمندہ سا بولا۔

امی کی جان اتنی مشقت نہیں پڑتی مجھے یہ سب کچھ بنانے میں۔ "

"پھر خیرن خالہ ہیں باقی ملازمائیں ہیں دیگر کاموں کو۔ میری فکر نہ کیا کرو بیٹا۔

حسنہ حیدر کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولی۔

واہ بھئی واہ ہمارے ایسے لاڈ نہیں ہوئے۔ "

اور بھائی آپ کو بھی امی کی محنت نظر آرہی میری نہیں۔

"معصوم ہاتھوں کو اس رسی سے کتنی رگڑ پہنچی اندازہ ہے آپ کو۔

حمید کسی لڑاکا عورت کی طرح ہاتھ نچا نچا کر کہہ رہا تھا۔ اس کا اشارہ لسی بنانے کی رسی کی طرف تھا جو ایک لکڑے کے موٹے سے کندے میں بندھی ہوئی تھی۔

---

یہی امید ہے آپ سے مجھے۔ "

Copyright by New Era Magazine

زندگی تو فنا ہونے والی چیز ہے۔اس کی فنا سے روح کو کوئی فرق نہ پڑنا چاہئیے۔

جسم کو نہ بچانا ہے اس جنگ میں۔ سمجھے آپ سب۔

دشمن کے سر کو اتارنے میں ہاتھ نہ ہچکچائیں آپ کے۔

آپ کی فتح آپ کی خوش نصیبی لائے گی۔

"انعامات انتظار کر رہے آپ سب کا ۔

سلامت سلامت کا شور فوجیوں کے اس میدان میں گونج رہا تھا۔

بادشاہ پاس ہی کھڑا تھا۔سر جھکائے ہر بات سے متفق۔

کچھ پرانے سپاہی کڑوے گھونٹ پیے خاموش کھڑے تھے۔

ساحرہ زبیہ کو دیکھتے ہی ان کے چہرے اور آنکھیں نفرت سے لبریز ہو گئیں تھی۔

لیکن اپنے ساتھیوں کا انجام وہ دیکھ چکے تھے۔

اس لئے آپس میں یہی طے ہوا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو کہ ساحرہ زبیہ کے خلاف ہیں۔

شہنشاہ قیصر بن عفان غفاری کی سلطنت کے وقت یہ فوجی بالکل کم عمر نوجوان تھے

۔اب بیس بائیس سال بعد ان کی عمریں پختہ ہو رہی تھیں۔

لیکن تعداد بہت کم تھی۔

Copyright by New Era Magazine

ذریعہ معاش کچھ نہ تھا۔آباواجداد کے وقت سے فوج میں ہی کام کرتے چلے آرہے تھے۔

ورنہ ساحرہ زبیہ کے آتے ہی انھوں نے فوج سے نکلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"لیجئے شربتِ فولاد پھر سے حاضر ہے کوچ سے پہلے لینا فائدہ مند ثابت ہو گا۔ "

ساحرہ زبیہ ایک بڑے سے برتن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

کسی بھی جنگ میں جانے سے پہلے خود کی نگرانی میں وہ یہ شربت تیار کرتی۔جسے شربتِ فولاد کہتے تھے۔

کوچ سے پہلے ہر فوجی کو دیا جاتا۔

اور اس کے حیرت انگیز نتائج سامنے آتے۔فوجیوں کو لگاتار تین سے چار دن بھوک اور پیاس کی شدت نہ ہوتی۔

بے پناہ طاقت محسوس ہوتی بدن میں اور زخم لگتے تو بنامر ہم کے ہی چند گھنٹوں میں مندمل ہو جاتے۔

وہ بادشاہ کا ہاتھ تھامے اب محل کے زنان خانے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

---

بادشاہ سلامت ملکہ ساحرہ زبیہ کے ساتھ زنان خانے کی طرف تشریف لا رہے ہیں "

Copyright by New Era Magazine

"۔

ایک باندی آکر اطلاح دے رہی تھی۔

ملکہ نورین سلطان نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

اور وہ فرشی سلام کرتی پیچھے آہستہ آہستہ سرکنے لگی۔

خاص باندی شمونہ بالوں میں کنگھی پھیر رہی تھی۔

"شمونہ ذرا وہ ہار نکال دو آج جو ہمیں منصور نے دیا ہے۔"

جی"شمونہ کی جی میں اتنی زیادہ حیرت تھی کہ نورین سلطان مڑ کر دیکھنے لگی۔"

"میرا مطلب ملکہ وہ۔۔۔۔۔وہ تو۔۔۔۔۔"

وہ آگے ڈر کی وجہ سے کہہ نہ پائی

"ارے ہاں وہی نکال دو آج۔ "

نورین سلطان صندل کی کٹوری میں انگلیاں ڈبوتی ہوئی بولیں۔

آج صبح سے وہ تیاریوں میں مصروف تھیں۔

آج بادشاہ سلامت کے ساتھ انھیں چاندنی رات میں رقص دیکھنے جانا تھا۔

سرمئی لباس پر چمکتی نورنگی زردوزی کا کام کسی ملکہ کی ہی پسند بتا رہا تھا۔

شمونہ نے بال سنوار کر سر پر تاج رکھا۔

Copyright by New Era Magazine

منصور کا دیا ہار گلے میں پہنایا۔

آنکھوں میں سرمے کی لکیریں ڈال کر ملکہ نے خود کا ایک تنقیدی جائزہ لیا۔

منصور کے ہار کے ساتھ کچھ اور ہونا چاہیئے سوچ کر انھوں نے شمونہ کو آواز دی۔

"شمونہ ذرا وہ زیورات کا صندوق ادھر لانا"

ہاتھی دانت کا ہار گلے میں ڈال کر وہ پھر آئینے میں دیکھنے لگی۔

لمبا سا ہاتھی دانت کا ہار بے حد نفیس پھولوں سے بنا تھا۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے چمبیلی کے تازہ پھولوں سے ہار بنا ہے۔

اور سرمئی رنگ کے ساتھ دودھ سے بھی اجلا سفید رنگ بہت بھلا لگ رہا تھا۔

کانوں میں اسی ہار کے ساتھ گول گول سے بندے تھے۔

ہاتھوں میں کنگن۔

"ماشاءاللہ ملکہ بیگم آپ تو آسمان سے اتری حور لگ رہیں ہیں۔ "

شمونہ یک ٹک تکے جا رہی تھی۔

---

" بھائی بتائیں تو سہی ہم کہاں جا رہے ہیں"

حمید حیدر کے پیچھے اپنا گھوڑا دوڑاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

Copyright by New Era Magazine

ہم شاہی محل جا رہے ہیں" حیدر نے بڑے آرام سے کہا۔ "

وہ حمید سے آگے ہی تھا۔

"بھائی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔امی اور ابا کو پتہ لگا تو۔ "

حمید کو بچپن سے ہی شاہی محل کی طرف جانے سے روکا جاتا تھا۔

"پتہ کیسے لگے گا۔ "

حیدر اپنی مخصوص مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے بولا۔

ترچھی نظروں سے حمید کو دیکھتے ہوئے اس نے ایک آنکھ دبائی۔

بھائی آپ تو بہت شرارتی ہیں"۔"

حمید ہنستے ہوئے بولا۔

حیدر گھوڑا روک کر نیچے اتر چکا تھا۔

حمید بھی اس کے پاس ہی آکر کھڑا ہو گیا۔

"بھائی یہ شاہی محل کی کیا تک ہے۔ "

وہ اب تک سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

یار امجھے بچپن سے ہی شاہی محل کو اندر سے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔وہاں کا رہن "

"سہن بادشاہوں کے قصے ہمارے تلوار بازی کے استاد سنایا کرتے تھے۔

Copyright by New Era Magazine

حیدر تفصیلاً بتانے لگا۔

وہ شاہی محل کے پچھلے حصے میں کھڑے تھے۔

یہ دراصل شاہی باغ والا حصہ تھا۔

ساحرہ زبیہ کا خوف اتنا پھیلا ہوا تھا ریاست میں کہ کوئی چور تو کیا پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا آس پاس۔

اس طرف اتنا سخت پہرہ بھی نہیں تھا۔

آج رقص کی مجلس کی تیاریوں میں مصروف تھے سب۔

حمید حیرت سے حیدر کو دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

اتنی پھرتی سے وہ اتنی چکنی دیوار پر چڑھ رہا تھا۔

اوپر دیوار پر چڑھ کے وہ پلٹا اور حمید کو اشارہ کر کے اوپر آنے کا کہنے لگا۔

حمید ہاتھ سے ناناکا اشارہ کرنے لگا۔

حیدر کو شاید اندازہ ہو گیا تھا۔

حمید کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ حیدر نے اپنی کمر سے رسی کھولی اور نیچے لٹکا دی۔

حمید بھی اوپر چڑھنے لگا۔مانا کہ وہ بھی آسانی سے چڑھ گیا لیکن حیدر سی پھرتی نہیں تھی اس میں۔

Copyright by New Era Magazine

"بھائی آپ نے کیا کسی بندر سے بھی سیکھا ہے۔ "

پھولتی سانسوں کے درمیان اس کے اس طرح کہنے پر حیدر کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"چلوا بھی کل سے تمھیں بھی یہ سب سیکھنا ہے فجر سے دو گھنٹے پہلے اٹھ کے۔ "

حیدر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ مار کے آگے کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ ظلم نہ کریں بھائی مجھ معصوم پر۔ "

اب وہ آگے بڑھتے بڑھتے بڑبڑا رہا تھا۔

باغ کی دیوار کے ساتھ ہی گھاس کے بڑے بڑے ڈھیر لگے تھے۔

وہ آسانی سے ان پر اتر گئے۔

باغ کی رونقیں حیرت انگیز تھیں۔

خوبصورت پھولوں کی بیلیں قطار در قطار لگی ہوئیں تھی۔

پھر چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں بہت ہی خوبصورت انداز میں تراشی ہوئی تھی۔

جن کے اوپر پھولوں کے گچھے لگے ہوئے تھے۔

جہاں تک نظر جاتی بس چاروں طرف پھول ہی پھول تھے۔

اتنے بڑے رقبے میں یہ صرف باغ کا تھوڑا سا ہی حصہ تھا۔

اس کے آگے پھلوں کے درخت شروع ہوتے تھے۔

Copyright by New Era Magazine

ابھی دونوں آگے بڑھنا ہی چاہتے تھے کہ قدموں کی آواز نے انھیں واپس لوٹنے پر مجبور کر دیا۔

حیدر نے جلدی سے حمید کو کھینچ کر گھاس میں چھپالیا۔

گھاس کے اتنے بڑے ڈھیر میں وہ بہ آسانی چھپ گ ئے تھے۔

اور آرام سے باہر کا منظر بھی دیکھ سکتے تھے۔

دس بارہ سپاہی گھاس کے ڈھیر کی طرف ہی آرہے تھے۔

حیدر کا ہاتھ اپنی کمر میں لگے چاقو پر مظبوط ہوا تھا۔

"بھائی ہم پکڑے گ ئے۔"

حمید رونی سی آواز نکال کے بولا

"بے فکر رہو میرا چاقو کافی ہے ان سب کے ل ئے۔"

حیدر اطمینان سے بولا۔

بھائی آپ کے پاس کوئی جن وغیرہ ہے کیا۔کمر سے اتنی بڑی رسی نکل آتی ہے آپ" چکنی سی دیوار پر چڑھ جاتے ہیں اور اب آپ کے پاس چاقو بھی ہے جواب تک مجھے "نہیں دیکھائی دیا۔

گھاس میں چھپے ہوئے اتنے خطرناک حالات میں بھی حیدر کو ہنسی آگئی حمید کی ایسی

Copyright by New Era Magazine

معصوم باتوں پر

"میری جان حمید یہ سب تم بھی کر سکتے ہو سمجھے ابھی چپ رہو وہ دیکھو کیا ہے۔ "

حیدر ایک طرف اشارہ کرتے بولا۔

سپاہی آگے جا چکے تھے۔

ہری ہری مخملی گھاس پہ سفید دودھیا پیر

جس میں چاندی کا پایل موتیوں کی لڑی کے ساتھ ایسا منظر پیش کر رہا تھا جیسے کائنات کو اجلی سی برف نے چاند ستاروں کے ساتھ گھیر لیا ہو۔

اوئے یہ کس کا پیر ہے۔"حمید دبی دبی آواز میں بولا۔"

"اوئے بتاؤ نا اوئے حیدر بھائی۔کوئی چڑیل تو نہیں۔"

وہ دوبارہ پوچھ رہا تھا۔اور سر پہ لگی چپت نے اسے مزید کچھ کہنے نا دیا۔

بے وقوف چڑیلوں کے پیر اتنے خوبصورت نہیں ہوتے۔ہائے مجھے تو اس پیر کی "

مالکن کو دیکھنا ہے اب۔"حیدر ایک ہاتھ دل پر رکھ کے بولا۔

ارے چپ کرو بھائی مروائیں گے کیا شاہی باغ میں ہیں ہم گردن اڑا دیں گے "

"پہرے دار۔

حمید نے اسے کھینچ کے دوبارہ گھاس کے ڈھیر میں چھپا دیا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

جو بار بار باہر آنے کی کوشش کر رہا تھا۔

---

" آپ تمام بھی تشریف رکھیں"

ساحرہ زبیہ کے کہتے ہی زنان خانے میں موجود سبھی ملکائیں اور دوسری خواتین بیٹھ گئیں تھی۔

خادمائیں باہر کی طرف قطار میں کھڑی تھیں۔

بادشاہ ساحرہ زبیہ کی بازو والی نشست پر ہی بیٹھے تھے۔

ان کی بغل میں ملکہ نورین سلطان اور دوسری طرف بادشاہ کی والدہ ملکہ زینت براجمان تھیں۔

اس کے بعد ہی تمام ملکاؤں کی نشست تھی۔

"ملکہ امی حضور آپ بھی شامل ہوتیں تو بڑا اچھا لگتا ہمیں۔ "

ساحرہ زبیہ رات میں ہونے والی محفل میں مدعو کرتی ہوئی بڑے اصرار سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہہ رہی تھی۔

"نہیں ملکہ ساحرہ زبیہ طبعیت کی ناسازی کی وجہ سے نہیں آ سکتے ہم۔ "

وہ بھی اسی پیار سے جواب دے رہی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

بادشاہ ملکہ نورین سلطان سے ہلکی آواز میں گفتگو کر رہے تھے۔

اور کبھی کبھی مسکرا بھی رہے تھے۔

"ملکہ نورین سلطان آپ سے سخت ناراض ہیں ہم۔"

ساحرہ زبیہ بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

بادشاہ اور ملکہ نورین سلطان دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"ملکہ ساحرہ زبیہ یہ تو بڑی دکھ کی بات ہے ہمارے لئے بتائیں کیا ہوا۔ "

ملکہ نورین سلطان حیرت سے پوچھنے لگی۔

حور بانو جو کب سے بے چینی سے پہلو بدل رہی تھی دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی۔

ملکہ شاہانہ بیگم اور ملکہ قدسیہ بیگم بھی کہیں نا کہیں سکون محسوس کر رہی تھی۔

ملکہ ساحرہ زبیہ کو ناراض کرنا یعنی بادشاہ کو ناراض کرنا تھا۔

"آپ نے وہ نسخہ ہم سے چھپائے رکھا۔ "

وہ اپنے ناخنوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"کونسا نسخہ ملکہ۔ "

اب کی بار بادشاہ نے ہی پوچھ لیا۔

ملکہ نورین سلطان بھی تھوڑی پریشان ہو گئی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

"وہی نسخہ جس سے آپکی ملکہ بیگم اتنی خوبصورت ہوتی جارہی ہیں۔ "

ساحرہ زبیہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولیں۔

تین کڑوے گھونٹ تینوں ملکاؤں کے حلق سے اترے تھے۔

بادشاہ ملکہ زینت اور نورین سلطان ہنسنے لگے تھے۔

آپ آج کی شام کی مہمانِ خصوصی ہیں۔ "

بہت ہی خوبصورت لباس پہنا ہے آپ نے اور زیورات کے تو کیا کہنے۔

مگر یہ تو بتائیں کہ یہ رنگ برنگے موتیوں کا ہار وہ بھی کچے دھاگے میں یہ کیوں پہنا آپ

"نے۔

ساحرہ زبیہ باریکی سے جائزہ لیتے ہوئے بولی تھی۔

ملکہ ساحرہ زبیہ یہ آج ہمیں ہمارے بیٹے منصور نے دیا ہے۔ ہم نے سوچا آج سے "

"بہتر کونسا موقع ہو سکتا ہے کہ ہم معصوم کا یہ پیارا سا تحفہ پہن لیں۔

ملکہ نورین سلطان بہت اپنائیت سے بولیں۔

بس آپ کی یہی بات آپ کو سب میں ممتاز کرتی ہیں ملکہ ہم دل سے آپکے گرویدہ "

"بن جاتے ہیں۔

ساحرہ زبیہ بڑی عقیدت سے بولی۔

Copyright by New Era Magazine

حور بانو کا خون تیزی سے گردش کرنے لگا تھا۔

اس کا چہرہ سرخ لباس کا ہم رنگ دکھائی دے رہا تھا۔

---

"آپکے صاحبزادے کہیں دکھائی نہیں دے رہے حسنہ بیگم۔ "

حاجی ظہیر مرکز سے ابھی لوٹے تھے۔

ہاتھ دھوتے دھوتے وہ پوچھنے لگے۔

"صبح کے ناشتہ کر کے گ ئے ہیں آپ ہی دیکھیں ابھی تک نہیں لوٹے۔ "

حسنہ بیگم بھی سر پر آتی دھوپ کو دیکھ کر وقت کا اندازہ لگا چکی تھی۔

"آپ چلئے حاجی صاحب دستر خوان لگا دیا ہے۔"

وہ انھیں بتاتے ہوئے اندر کی طرف چلی گئیں۔

ابھی کھانا شروع بھی نہیں ہوا تھا کہ دونوں بھی آگ ئے۔

وہ جلدی جلدی ہاتھ دھو کر آئے تھے۔

سلام کا جواب بھی حسنہ نے آہستہ سے ہی دیا تھا۔

جس سے وہ دونوں ماں کی ناراضگی کا اندازہ لگا چکے تھے۔

ظہیر صاحب خاموشی سے کبھی حسنہ کو دیکھتے کبھی دونوں کو لیکن وہ بخوبی سمجھ رہے

Copyright by New Era Magazine

تھے کہ معاملہ خفگی تک پہنچ چکا ہے۔

"اب آپ کو ہماری قدر ہو گی بیگم صاحبہ دیکھیں آپ کی اتنی ڈانٹ کے باوجود بھی ہم وقت پر کھانا کھانے آجاتے ہیں۔"

ظہیر صاحب خاموش جنگ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

حیدر اور حمید ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

وہ سمجھ گئے تھے کہ اباجان ان کا معاملہ اور بگاڑ دیں گے۔اور مزہ لیں گے

"دیکھیئے حاجی صاحب کھانا کھانے کے بعد میں آرام کرنا چاہتی ہوں کوئی بھی مجھ سے آکر بات نہ کرے۔"

حسنہ کا غصہ ابھی کم نہ ہوا تھا۔

"صحیح ہے صحیح ہے بھئی ہمارے بھی دوست ہیں کیا وہ ہمیں نہیں روکتے لیکن مجال جو ہم رک جائیں۔"

ظہیر صاحب دبی دبی مسکراہٹ کے ساتھ حسنہ کو اور بھڑکا رہے تھے۔

حسنہ کے گھور کے دیکھنے پر وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔

مگر اب بھی وہ دونوں کی طرف دیکھ کے معنی خیز انداز میں مسکرا رہے تھے۔

دونوں بھیگی بلی بنے کھانا کھا رہے تھے۔

Copyright by New Era Magazine

حمید نے حیدر کو کچھ اشارے کئے۔

"بھائی آپ ٹھیک سے کھا نہیں رہے۔یہ قورمہ لیجئے نا۔کیا اب بھی درد ہو رہا ہے۔ "

حمید آنکھ دبا کے حیدر کو اشارہ کر چکا تھا۔

درد کیسا درد کہاں ہو رہا ہے؟ بتایا کیوں نہیں مجھے۔؟حسنہ اپنی جگہ چھوڑ کر کھاتے "

کھاتے ہی اٹھ کر حیدر کے پاس آگئی تھی۔

" ہاہاہا دیکھا آپ تو اچھے سے غصہ بھی نہیں کر سکتیں۔ہاہاہا "

حمید ہنس رہا تھا۔

چپ کرو حمید بد تمیزی۔"

"امی جان کو اس طرح پریشان کرو گے۔

حیدر کو سخت غصہ آیا۔

امی جان کوئی درد نہیں آپ کھانا چھوڑ کر چلی آئیں۔ "

"وہ مذاق کر رہا تھا۔

حیدر نے انھیں تسلی دے کر اپنے پاس ہی بٹھالیا۔

"ہمیں معاف کردیں امی جان ہم نے دیر کر دی۔ "

حیدر کو ان کی فکر ہو رہی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

باقی کا کھانا خاموشی سے ہی کھایا گیا۔

سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے جاچکے تھے۔

حمید کا منھ اب تک پھولا ہوا تھا۔

حیدر برابر دیکھے جارہا تھا۔وہ حیدر کی طرف کروٹ بدلے پیٹھ کئے لیٹا تھا۔

" حمید۔۔۔۔۔۔۔حمید "

حیدر کے آواز دینے پر وہ سوتا بن گیا۔

"صبح اٹھنا ہے جلدی حمید۔۔۔۔سن رہے ہو صبح اٹھنا ہے۔کوئی عذر نہ سنوں میں۔ "

حیدر نے پھر سے آواز دی۔

اب حمید نے خراٹے شروع کر دیئے تھے۔

خیر جانے دو تمھیں نقلی خراٹیں لینا ہے تو لو میں تو کچھ جادوئی باتیں سیکھانے والا تھا "

"تمھیں۔

حیدر نے لالچ دی۔

"نہ سکھائیں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔اور آپ کو کیسے پتہ چلا نقلی خراٹوں کا۔ "

وہ کہتے کہتے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

حیدر اس کی معصومیت پر مسکرا دیا۔

Copyright by New Era Magazine

"یہاں آؤ۔"

حمید کو پاس بلا کر حیدر نے اپنے پاس بٹھالیا۔

میرے پیارے بھائی امی جان کو کبھی کسی حال میں تکلیف نہیں پہنچانا چاہئیے۔ "

ماں کا دل ایک ننھی معصوم سی چڑیا جتنا ہوتا ہے۔

اولاد کی ذرا سی تکلیف پر وہ بے چین ہو اٹھتی ہے۔

کوشش کیا کرو کہ اللہ ہمیں کبھی ماں کی تکلیف کا سبب نہ بنائے۔

"سمجھے۔

وہ بہت ہی واضح لفظوں میں سمجھا گیا۔

"جی بھائی مجھے معاف کریں۔ "

حمید اب اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔

حیدر کی پر رعب شخصیت اس کا واضح انداز مقابل کو مجبور کر دیتے تھے اسی کی طرح

سوچنے۔

"اچھا وہ تم کیا پوچھ رہے تھے باغ میں میرے پاس کوئی جن ہے۔ "

حیدر دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر پیچھے لیٹتے ہوئے بولا۔

ہاں بھائی حیرت ہے آپ کے پاس اتنا سامان کیسے ہوتا ہے اور پھر دکھائی بھی نہیں "

Copyright by New Era Magazine

دیتا۔"

حمید کی حیرت اب بھی برقرار تھی۔

"کل صبح میں تمھیں لباس کی ترتیب دکھاؤں گا۔اب سوجاؤ۔ "

حیدر اس کی طرف دیکھتے بولا۔

حمید کو تو اس نے سونے کا کہہ دیا لیکن اس کی آنکھوں سے نیند کافی دور تھی خیالوں میں اب بھی وہ دو خوبصورت پایل پہنے پیر گھوم رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(باقی آئندہ انشاءاللہ!)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

**نوٹ**

شاہی مہراز عائشہ فردوس پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

**تعاون کا طلبگار**

**ادارہ(نیوایرا میگزین)**

Copyright by New Era Magazine

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine